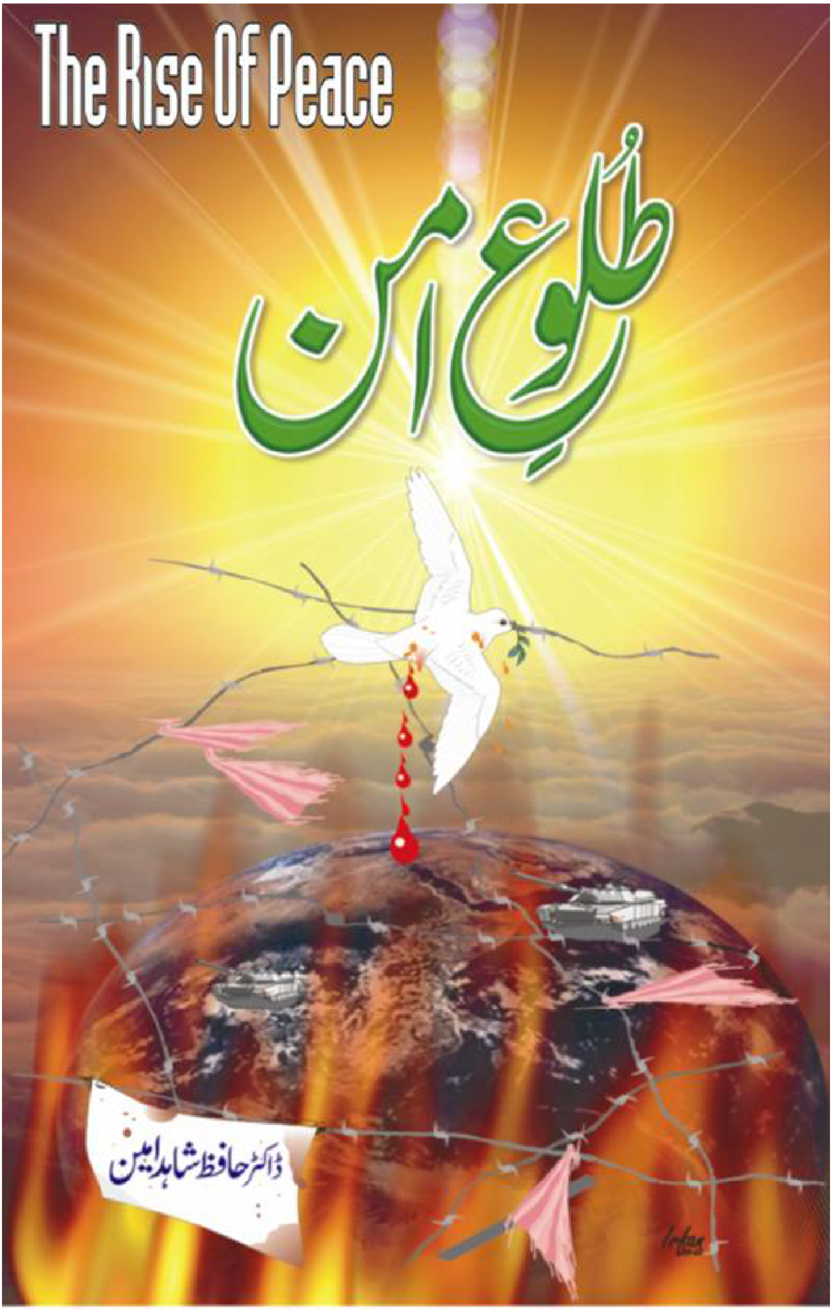
The Rise Of Peace
طلوعِ امن
ڈاکٹر حافظ شاہد امین

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب .... طلوع امن
مصنف .... ڈاکٹر حافظ شاہد امین
سال اشاعت 2003ء
تعداد 500
قیمت .... 200 روپے
ٹائٹل .... عرفان احمد قریشی
انفوویکیوری کمپیوٹرز 0300-9641360
ناشر .... حاشر پبلشرز، چوک ترسری
سیٹلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ 0300-8640198
پرنٹر .... این این ایس پرنٹرز
9 ایبک روڈ انارکلی لاہور 0333-4273516

"

The Rise of Peace " English Version

" Tuloo e Amn "   Urdu Version

<u>This book is **dedicated**</u>... to world peace lovers and world peace promoters, and to my wife and family for their patience and support, and also to my longtime friends and new friends discovered during the writing and publishing of this work, and also dedicated specially to the many talented un-published authors waiting patiently to be discovered.<u>This book is **dedicated to all victims of Terrorism (Non Muslims, Muslims)**</u>

" The Rise of Peace " English Version

" Tuloo e Amn "   Urdu Version

Copyright © 2011 Dr. Hafiz Shahid Amin -- All Rights are Reserved

Neither this publication nor any part of it may be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted in any form or by any means, electronic, mechanical, photocopying, recording or otherwise, without the prior permission of The Dr. Hafiz Shahid Amin.

Where opinion is expressed it is that of the author and may not necessarily coincide with the editorial views of the Publisher and the reader.

All information in this Novel is verified to the best of the author's and the publisher's ability. However, both the author and publisher do not accept responsibility for any loss arising from reliance on it

-- Dr. Hafiz Shahid Amin, Gujranwala, Pakistan.

" The Rise of Peace " English Version

" Tuloo e Amn "   Urdu Version

--- توجّہ فرمائیں ----

اس ناول میں تمام کردار، تمام واقعات، تمام مقامات، تمام منظر نگاری اور تمام ممالک کے نام فرضی ہیں، تخیلاتی اور تصوراتی
ہیں۔ لہٰذا کسی
بھی واقعہ سے، کسی بھی کردار سے، کسی بھی منظر نگاری سے اور کسی بھی مقام سے کسی قسم کی تشبیہ یا مماثلت محض
تخیلاتی اور فرضی تصور کی جائے، اس سلسلے میں رائٹر، پبلشر، پرنٹر یا ڈسٹری بیوٹر ہر لحاظ سے بری الذمّہ ہیں۔ .

Attention Please….. The Disclaimer

All characters, incidents, places, scenes, countries, mentioned in the novel are pseudonyms, fictitious and imaginary. Any similarity or resemblances of character, incident scene or place would be just by way of chance and the writer, printer, publisher or distributor would be not be responsible or answerable. It is only a novel and should be considered always only as novel.

اردو ناول

طلوعِ امن

دنیا کے تیزی سے بدلتے ہوئے موجودہ عالمی سیاسی پس منظر میں لکھا گیا ناول
کہ جس میں نہائیت اہم اور گرم ترین بین الاقوامی موضوعات کو بڑے ماہرانہ
اور محتاط طریقے سے چھیڑا گیا ہے کہ .....

شاید امن کی اس متلاشی دنیا میں
دائمی امن قائم ہو سکے .....؟

" Tuloo e Amn "   Urdu Version

ناول کا مرکزی خیال

اس ناول کوآج دنیا کے موجودہ بڑے تیزی سے تبدیل ہوتے ہوے سیاسی منظر نامے کے تناظر میں ماہرانہ انداز میں اورمحتاط انداز میں لکھا گیا ہے ۔ اس ناول میں اہم بین الاقوامی مسائل کو چھویا گیا ہے۔شاید کہ امن کی متلاشی دنیا کبھی پائیدار امن تک پہنچ سکے۔۔؟

ان عوامل کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جن سے دنیا کا امن تباہ و برباد ہوتا رہتا ہے۔ اس دنیا کو پرامن دنیا میں تبدیل کرنے کی کوشش میں تمام امن مخالف فورسز کو تباہ کیا گیا ہے ۔

یہ ایک ایکشن ایڈونچر اور فکشن ناول ہے۔

ناول کے اختتام پر تمام ممالک کے لوگ پرامن طریقے سے رہنے لگتے ہیں۔ ناول میں دنیا کو ایک پرامن گلوبل ٹاون بنانے کی کوشش کی گئی ہے کہ جس میں لوگ ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرتے ہیں ، کہ جس میں ذات پات ، نسلی اور اور علاقائی حدود کونظر انداز کر کے اور پس پشت ڈال کر ایک مشترکہ پرامن عالمی معاشرہ تشکیل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

" The Rise of Peace " English Version

" Tuloo e Amn "   Urdu Version

پیشِ لفظ

دنیا کی تخلیق سے لیکر اب تک دنیا کے امن کو ہر جگہ، ہر وقت مختلف قسم کے خطرات لاحق رہے ہیں۔ دنیا کے چند بڑوں نے اپنے مخصوص مفادات کی خاطر اقوام عالم کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے رکھ دیا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک دنیا کے دوسرے ترقی پزیر ممالک کو ہر طرح سے دبانے کی کوشش کرتے رہے ہیں بجائے اس کے کہ وہ اپنی ترقی سے پوری انسانیت کو فائدہ پہنچائیں، الٹا وہ غریب ممالک کو بے جا تنگ کرتے رہے ہیں، جس سے دنیا کے امن کو مزید خطرات لاحق ہوگئے ہیں۔ آج ساری دنیا میں لوگ انجانے خوف سے دو چار ہیں کہ کہیں ان کے خلاف کوئی سپر طاقت کوئی پابندی نہ لگا دے۔ کہیں ان کے خلاف کوئی کاروائی نہ کر بیٹھے۔ مظلوم مظلوم تر بنتا جارہا ہے۔ ظالم اور زیادہ ظالم ہوتا جارہا ہے۔ انسانیت کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں۔ مصنف کے نزدیک دنیا کو پرامن بنانے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ وہ امتیازی اور غیر منصفانہ سلوک ہے کہ جو ورلڈ سپر پاورز مختلف اقوام عالم کے درمیان رکھتی ہیں۔ نیز یہ ورلڈ سپر پاورز دوسرے ممالک کہ خاص طور پر اسلامی ممالک کے وسائل پر نظر رکھ کر ان پر قبضہ کرنے کی کوششوں میں لگی ہوی ہیں۔ جس سے دنیا کے امن کو شدید خطرات لاحق ہیں۔

بہر حال انہی حالات کے پسِ منظر میں میں نے یہ ناول لکھنے کی جسارت کی ہے اور ان حالت کی طرف لانے کی کوشش کی ہے کہ جن پر عمل کر کے پوری دنیا میں امن کا بول بالا ہو اور پوری دنیا میں لوگ ہر طرح سے امن کے ساتھ رہ سکیں، چاہے وہ کسی بھی نسل سے تعلق رکھتے ہوں، چاہے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی بھی علاقے سے تعلق رکھتے ہوں۔ رب العزت سے دعا ہے کہ میری اس کوشش کو قبول فرمائے۔ ...... آمین

ڈاکٹر حافظ شاہد امین ، گوجرانوالہ، پاکستان

تاریخ: .06-04-2003   تاریخ:01-12-2011

۔۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔۔

کافریکہ کے دارالحکومت فیوجیٹن ڈی سی کے گرین ہاؤس میں میٹنگ جاری ہے۔
جو نہ صرف موضوع بلکہ انتہائی اہم شرکاء کی شمولیت کے لحاظ سے بھی اہم ترین میٹنگ ہے۔ جس میں کافریکہ کے صدر، نائب صدر، آرمی چیف، سیکریڑی خارجہ، سیکریٹری داخلہ، کافریکن تھنک ٹینک فورم کے ممبران، خفیہ ایجنسیSFBI کے ڈائریکٹرز، SCIA کے نمائندے، کانگرس کے ممبران، سینیٹ کے ممبران، ورلڈ فنانس بینک، ورلڈ نیشنز فورم، کافرائیل کے وزیرِاعظم (جن کو خصوصی طور پر بلایا گیا تھا) اور کافریکن ڈیفنس اینڈ اٹیک کنٹرول سنٹر یعنی ڈیناگون کے ممبران شامل ہیں۔

اس اہم ترین اجلاس کا ایجنڈا مندرجہ ذیل نکات پر ہے۔

۱۔ کس طرح اسلامی ممالک میں جاری جہادی تنظیموں کو ختم کرنا ہے۔؟

۲۔ کس طرح کافرائیل کو مضبوط تر بنانا ہے۔؟

۳۔ کس طرح امیر اسلامی ممالک کو اُن کی امارت سے فارغ کر کے کمزور ترین بنانا ہے، تاکہ یہ امیر ممالک جہادی تنظیموں کو فنڈز فراہم نہ کرسکیں۔؟

۴۔ کس طرح ورلڈ فنانس بینک کو استعمال کر کے اسلامی ممالک کو قرضوں کے جال میں جکڑنا ہے، تاکہ وہ ترقی نہ کرسکیں اور تنگدستی کا شکار رہیں۔؟

۵۔ کس طرح یورپ اور براعظم کافریکہ میں تیزی سے بڑھتے اسلام کی شدت کم کرنی ہے اور اسلام کو ایک دہشت گرد مذہب بنا کر پیش کرنا ہے۔؟

سب لوگ کافریکہ کے صدر ڈیوڈ کا انتظار کررہے ہیں۔ مختلف ٹولیوں میں سب بحث مباحثوں میں مصروف ہیں، کہ اتنے میں صدر ڈیوڈ کے آنے کا اعلان ہوتا ہے۔ سب لوگ کھڑے ہوکر ان کا استقبال تالیاں بجا کر کرتے ہیں، صدر اپنی تقریر شروع کرتے ہیں۔

"معزز خواتین وحضرات! دنیا اپنی تخلیق سے لے کر اب تک پہلی مرتبہ ایک نئے موڑ کی طرف گامزن ہوئی ہے، اور میرا خیال ہے کہ شاید کسی ایک نکتہ پر متفق بھی۔ آپ سب لوگوں کو دل سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ سب لوگ آج اُن عظیم فیصلوں کے گواہ بنیں گے کہ جن کے تحت کافریکہ ہمارا عظیم ملک ساری دنیا بلکہ اس یونیورس کا عظیم بادشاہ بنے گا۔ ہمیں اس کا حق ہے اور کیوں نہ حق ہو...... ؟ کیونکہ ہم تو پانیوں میں راج کر رہے ہیں، ہم ہواؤں میں راج کر

رہے ہیں، ہم خلاؤں میں رواں دواں ہیں اور ہم ہی بنے ہیں اس دنیا پر راج کرنے کیلئے......''

سب لوگ تالیاں بجاتے ہیں اور وہ تقریر جاری رکھتے ہیں۔

''لیکن ہمارے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں کچھ رکاوٹیں ہیں اور سب سے بڑی رکاوٹ بڑھتی ہوئی یہ اسلامی تحریکیں ہیں کہ جن کی وجہ سے اسلام یورپ اور کافریکہ میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔

پھر یہ انتہائی امیر اسلامی مما لک ہیں کہ جن کا پیسہ اسلامی تحریکوں اور غریب اسلامی مما لک کو ہر آن نئی زندگی دے رہا ہے۔ ان تحریکوں نے ہمارا امن برباد کردیا ہے اور ہمارے شہری ٹینشن میں آ چکے ہیں اور خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔

ابھی پچھلے دنوں ہمارے سب سے بڑے تجارتی سنٹر کو ان تحریکوں کے پیروکاروں نے کس طرح ریزہ ریزہ کیا تھا یہ آپ سب جانتے ہیں۔ لیکن کس طرح ہم نے اس دہشت گردی کا مقابلہ کیا اور پوری دنیا کو اپنے مقاصد کیلئے محض اپنے مفاد کی خاطر ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا اور کس طرح ہم نے دہشت گردی کرنے والوں کو اُن کے ہی ملک میں چُن چُن کر مارا......؟ یہ بھی آپ سب بخوبی دیکھ چکے ہیں۔''

سب لوگ تالیاں بجاتے ہیں۔

''سارا کریڈٹ صدر ڈیوڈ آپ کو جاتا ہے۔'' آرمی چیف جنرل مشی کہتے ہیں۔

''نہیں نہیں جنرل مشی...... یہ سارا کریڈٹ ہمارے اس عظیم تھنک ٹینک فورم کے عظیم ممبران کو جاتا ہے کہ جنھوں نے ساری پلاننگ کی۔ ہم نے تو صرف عمل کیا۔''

سب لوگ تالیاں بجاتے ہیں۔ صدر ڈیوڈ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے۔

''دیکھیں کہ ہمارے مقابلے کے سانپ بھی مر گئے اور ہماری لاٹھی بھی نہ ٹوٹی۔ لیکن ابھی کام ختم نہیں ہوا ہے۔ اصل میں ماضی میں ہم سے بہت ساری غلطیاں ہوئیں کہ جن کا خمیازہ ہمیں بعد میں بھگتنا پڑا۔

جب کئی سالوں کی سرد جنگ کی وجہ سے ہم نے مروس کی سلطنت کو ٹکڑوں میں بانٹ دیا اور ہم یہ سمجھے کہ ہم جیت چکے ہیں کہ اب ہم اکیلے ہی بادشاہ ہیں۔ مگر یہ غلط تھا۔ ہمارے دشمن ختم نہیں ہوئے تھے۔ فرق یہ تھا کہ اب کسی اور شکل میں پل بڑھ رہے تھے اور بڑھ رہے ہیں۔ کبھی العادہ تنظیم کی صورت میں، کبھی کفلسطین کی حماس تنظیم کی صورت میں، کبھی پاستان میں اسلامی مدرسوں کی صورت میں کہ جہاں ایک طرف تو اسلامی تعلیمات دی جاتی ہیں اور دوسری طرف جہادی لوگوں کی صورت میں دہشت گرد تیار کئے جاتے ہیں۔

الغرض ہمیں اب آنکھیں بند نہیں رکھنی ہیں اور یہ پانچ نکاتی ایجنڈا جو آج کی اس اہم میٹنگ کا ہے وہ بھی انہیں

باتوں کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا ہے۔

اب میں اپنی عالمی شہرت یافتہ خفیہ تنظیم SCIA کے ڈائریکٹر مسٹر مائیک سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہاوس کے معزز اراکین کو اپنی کارکردگی کے بارے میں بتائیں۔" یہ کہہ کر صدر ڈیوڈ اپنی کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اجلاس کے شرکاء بیک وقت تالیاں بجا کر دو تین بار یہ کہتے ہیں۔

"ویل ڈن ویل ڈن مسٹر ڈیوڈ ویل ڈن۔"

پچاس سالہ خوش شکل مسٹر مائیک اٹھتے ہیں اور آہستہ آہستہ سٹیج کی طرف چل کر جاتے ہیں۔ ہاتھ میں پکڑی فائل کو تھامے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سٹیج پر پہنچتے ہیں۔ فائل کھولتے ہیں اور اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہیں۔

"شکریہ مسٹر پریزیڈنٹ! آپ نے بلکل ٹھیک کہا کہ ہم نے بہت کچھ حاصل کر لیا ہے۔لیکن ابھی بھی بہت کچھ حاصل کرنا باقی ہے۔ اگر ایک طرف ہم نے العادہ کو ہلا کر رکھ دیا ہے تو دوسری طرف اسلامی ممالک میں ہمارے خلاف بہت نفرت پیدا ہوگئی ہے۔

میری نظر میں یہی واحد حل ہے کہ ان ممالک کے اندر جتنا ہوسکے ایسے حالات پیدا کیئے جائیں کہ یہ ملک ہمیشہ پریشان رہیں، معاشی طور پر انتہائی کمزور ہو جائیں تا کہ ان کو ہمارے خلاف سوچنے کا موقع ہی نہ ملے۔

آپ کو سن کر خوشی ہوگی کہ ہم نے اپنی زبردست انتہائی خفیہ منصوبندی کی وجہ سے ان ممالک میں انتہائی درجے کی فرقہ واریت پیدا کر دی ہے، تمام فرقے ایک دوسرے کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ہم نے ان کے بڑے بڑے سیاست دان، مذہبی راہنما اور صنعت کار خرید لئے ہیں۔ ان کے ویک پوائنٹس ہماری کمپیوٹر ڈسکوں میں محفوظ ہیں۔ یہ کبھی بھی ہمارے چنگل سے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔

ہاں......صرف موت ہی ان کو ہم سے آزاد کرا سکتی ہے یا جب ہم چاہیں کہ اب یہ لوگ ہمارے کام کے نہیں رہے تو کسی جہاز کے حادثے میں یا کسی اور حادثے میں ان کی موت آجائے گی۔"

سب لوگ تالیاں بجاتے ہیں۔

"ویل ڈن ، ویل ڈن۔" سب لوگ بیک آواز میں کہتے ہیں۔ مسٹر مائیک اپنی تقریر جاری رکھتے ہیں۔

"دہشت گردی کے خلاف اس جنگ میں پاستانی صدر اور ان کے رفقاء نے ہماری بہت مدد کی ۔ یہ الگ بات ہے کہ پاستان کے عوام اندرونی طور پر افوکانستان اور العادہ تنظیم کے ساتھ بہت ساری ہمدردیاں رکھتے ہیں اور بہت ساری ملکی تنظیمیں نہ صرف معاشی طور پر بلکہ عملی طور پر بھی العادہ وغیرہ کی معاونت کرتی رہی ہیں۔

آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ طالقان بھی شروع میں ایک تنظیم کی صورت میں ابھرے تھے اور پاستان کے مذہبی مدرسے ان کی تربیت گاہیں تھیں اور اب بھی ہیں کہ جہاں سے انہوں نے وجود لیا۔ ہماری مصدّقہ اطلاعات کے مطابق طالقان کے قائد ملا عصر اور العادہ کے قائد الامہ ابھی زندہ ہیں اور زیر زمین سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

لہٰذا ان ساری باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے یعنی SFBI, SCIA ، آرمی سپیشل کمانڈوز اور کافریکن ڈیفنس اینڈ اٹیک کنٹرول سنٹر یعنی ڈینا گون نے باہمی پلاننگ سے ایک نیا آپریشن یعنی 'آپریشن گیٹ یونیورس Operation get universe' شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے تحت اب کافریکہ کے مفادات کے منافی فرد یا افراد کو فوری ایکشن کرتے ہوئے ختم کر دیا جائے گا۔ یہ مشکوک فرد جہاں بھی ہو، جو بھی ہو، سویلین ہو، کسی حکومت میں ہو، چاہے کسی حکومت کا صدر ہو یا وزیر اعظم ہو، کوئی بڑا سیاستدان ہو، غرض دنیا کے کسی بھی حصے میں یا کونے میں ہو ہماری دسترس سے باہر نہیں ہوگا۔

طریقہ عمل یہ ہوگا کہ SCIA ایسے فرد کو پوائنٹ آوٹ کرے گی۔ پھر SFBI وہاں جا کر بلا واسطہ یا بالواسطہ تحقیق کرے گی اور اگر 'victim' کنفرم ہوگیا تو یا تو سپیشل کمانڈوز کے خصوصی ایکشن کے ذریعے یا لوکل ذرائع استعمال کرتے ہوئے اس victim کو دنیا سے فوری مٹا دیا جائے گا۔''

ہال تالیوں کے شور سے گونج اٹھتا ہے۔ مسٹر مائیک تقریر جاری رکھتے ہوئے۔

'' آپریشن گیٹ یونیورس' کے بارے میں زیادہ تفصیل میں آپ کو نہیں بتا سکتا کیونکہ بعض تفصیلات بہت حسّاس ہیں۔ بہر حال میں خوشخبری سناتا ہوں کہ اس گرینڈ آپریشن کی وجہ سے ہم جلدی اس پوری دنیا پر راج کریں گے اور کسی بھی ملک یا طاقت کو ہمارے خلاف سر اٹھانے کی جرأت نہیں ہوگی......''

لیکن اس سارے اجلاس میں بالکل خاموش اور کچھ پریشان سے بیٹھے کافرائیل کے وزیر اعظم مسٹر گیرون اچانک اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور چیخ کر کہتے ہیں۔

'' آپ کو اپنی کامیابیوں کے بارے اتنا خوش فہم دیکھ کر مجھے بہت زیادہ حیرانی ہو رہی ہے۔ آپ اپنے دشمنوں کو چن چن کر ختم کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلے میں ان کی طرف سے نہ ختم ہونے والے یہ خودکش حملے آپ کو کبھی چین نہ لینے دیں گے۔ اگر آپ اُن کا ایک آدمی ماریں گے تو بدلے میں آپ کے دس مریں گے، آپ لوگوں نے اس کے بارے میں کیا سوچا ہے......؟ یقین جانیۓ اور آپ لوگوں نے دیکھا بھی ہے کہ ہم نے ان کفلسطینیوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے ہیں، اُن کو ہر طرح سے دبا کر دیکھ لیا ہے مگر ان کی طرف سے ان گنت خودکش حملوں نے کافرائیل کے عوام کا امن چین تباہ برباد کر دیا ہے۔''

ہال میں ایک لمحے کیلئے سب خاموش ہوجاتے ہیں ، ایک دوسرے کا منہ تکنے لگتے ہیں جیسے پن ڈراپ خاموشی !
آخر کار ورلڈ نیشنز فورم کے جنرل سیکریڑی مسٹر رابرٹ اس خاموشی کو توڑتے ہیں ۔اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر ہال کو مخاطب کرتے ہیں۔

'' معزز حاضرین! گو کہ یہ خود کش حملے یقیناً وقتی طور پر ہم سب کیلئے باعث پریشانی ہیں، مگر کب تک......کب تک......؟ میرا خیال ہے زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں ورلڈ نیشنز فورم کی طرف سے کافریکہ اور کافرائیل کو جو کہ اس فورم کے بہت بڑے کرم فرما ہیں ، یہ یاد دہانی اور یقین دہانی دلانا چاہتا ہوں کہ ورلڈ نیشنز فورم آپ کے مفادات کی پوری پوری نگرانی کرے گا اور اس نے ہم نے خوب خدمت کی ہے۔ کس طرح کئی سال ہم نے کعراق پر پابندیاں لگائیں اور حملے کر وائے اور اس کو مفلوج کر دیا......؟ اور کس طرح پوری اقوام عالم حتیٰ کہ مسلمان ممالک کو مجبور کر دیا کہ کعراق کا مکمل بائیکاٹ کردیں ......؟ اور کس طرح حال ہی میں ورلڈ نیشنز فورم نے کافریکہ کے خلاف دہشت گردی کرنے پر افکانستان اور اس کے حواریوں کو مجبور کردیا کہ کافریکہ کا ساتھ دیں......؟ یہ آپ سب جانتے ہیں اور اگر میں کہوں کہ آئندہ بھی ایسا تعاون جاری رہے گا تو بالکل سو فی صد ٹھیک بات ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کفلسطین پر اقتصادی پابندیاں لگا دی جائیں کہ وہ معاشی طور پر مفلوج ہوجائیں اور اس کیلئے ہمارا فورم ہمیشہ کی طرح حاضر ہے۔''

'' جی ہاں ۔ اس سلسلے میں ورلڈ فنانس بینک بھی جس طرح آپ چاہیں آپ کی مدد کرسکتا ہے۔'' ورلڈ فنانس بینک کے چیئر مین بھی ہال کو مخاطب ہو کے کہتے ہیں۔

مختصراً بعد میں اراکین نے آپریشن ''گیٹ یونیورس'' کے بارے اپنی مختلف آراء دیں۔ اجلاس کے اختتام پر بہت اہم فیصلے کئے گئے۔ سب سے اہم فیصلہ یہ تھا کہ اس آپریشن کو فوری شروع کیا جائے اور اس کی راہ میں حائل آنے والی تمام رکاوٹوں کو ختم کرنے کیلئے کوئی دقیقہ سرو گذاشت نہیں کیا جائے گا۔

ورلڈ فنانس بینک کو ہدایات کی گئیں کہ اسلامی ممالک کو آسان شرائط پر بڑے بڑے قرضے دے کر اُن کو قرضوں کے جال میں بری طرح دبا دیا جائے ۔تاکہ جب ضرورت ہو گی تو اُن کو قرضوں کی واپسی کیلئے بلیک میلنگ کے طور پر استعمال کر کے اپنے مخصوص عزائم حاصل کئے جائیں گے۔ نیز ان ممالک میں ان قرضوں کی وجہ سے آہستہ آہستہ مہنگائی بڑھائی جائے ۔تاکہ ان ممالک کی عوام روٹی کپڑا اور مکان میں پھنسیں رہیں۔

ورلڈ نیشنز فورم کو ہدایات کی گئیں کہ کعراق، افکانستان، پاستان اور مسعودی عرب پر پابندیاں مزید سخت کی جائیں تاکہ یہ ممالک کافریکہ کو اپنی مدد کیلئے پکاریں اور کافریکہ کو ان کو استعمال کرنے کا بھرپور موقع ملے ۔

☆☆☆☆☆☆☆

رات کے تین بجنے والے ہیں ۔ڈاکٹر جبران اپنے بیڈ روم میں سو رہے ہیں ۔وال کلاک جیسے ہی تین بجنے کا اعلان کرتا ہے تو ایک طرف رکھا کمپیوٹر خود بخود آن ہوتا ہے۔ پھر کمپیوٹر سے بسم اللہ کی آواز آتی ہے اور ساتھ ہی کمپیوٹر کی ڈیجیٹل آواز آتی ہے۔

'' مسٹر جبران...... مسٹر جبران...... اٹھ جائیں، بہت کام کرنے ہیں۔ بہت کام باقی ہیں۔خود بھی اٹھیں اور قوم کو بھی بیدار کریں۔'' کمپیوٹر یہ کلمہ تکرار کرتا ہے کہ جبران بڑبڑا کر اٹھ جاتا ہے اور کمپیوٹر سے مخاطب ہوتا ہے۔

'' یار تم بے جا زیادہ نہ بولا کرو...... میں تمہارے دوسرے کلمے ہی سے اٹھ گیا تھا۔اب ایک دم تو اٹھ کر بھاگنے سے میں باز آیا۔ زیادہ تنگ کیا تو پیچھے سے سوئچ آف کردوں گا۔''

کمپیوٹر آواز۔'' مسٹر جبران......! ایک تو نیکی کرو دوسرا اسے دریا میں ڈالو۔ بجائے شکریہ ادا کرنے لگے ہیں......ہوں......شکوے شکایت کرنے۔''

یہ منی روبوٹ کمپیوٹر اصل میں ڈاکٹر جبران کی حیرت انگیز ایجاد ہے۔ جس میں انہوں نے اس طرح کی پروگرامنگ کی ہے کہ یہ جبران کو ان کے مسائل میں مشورے دیتا ہے اور ان سے محو گفتگو رہتا ہے۔سی ڈی روم کے سائز کا ربوٹ کمپیوٹرڈاکٹر جبران کی تخلیقی صلاحیتوں کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ ڈاکٹر جبران ایک سافٹ ویئر انجینئر، ہارڈ ویئر انجینئر، الیکٹریکل انجینئر اور فزکس میں پی۔ایچ۔ڈی ہیں۔

45 سالہ ڈاکٹر جبران کافریکہ میں اٹامک انرجی کمیشن میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر تھے۔ اچھی خاصی تنخواہ لے رہے تھے ۔مگر کافریکہ کی اینٹی اسلام کاروائیوں سے تنگ آ کر جہاں بہت سارے مسلمانوں نے یہ ملک چھوڑ دیا۔ وہاں جبران بھی خفیہ طریقے سے پاستان آ گئے اور کسی کو بھی پتہ نہیں کہ جبران کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔؟ یہاں آ کر انہوں نے ایک تنظیم کی بنیاد ڈالی ۔جس میں زیادہ تر وہی لوگ ہیں جو کافریکہ سے بھاگ کر آئے ہیں۔ ان لوگوں میں صنعتکار، سائنسدان اور تعلیمی ماہرین خصوصی طور پر شامل ہیں۔ اس تنظیم کا نام ہے ایم ایف پی(MFP) یعنی '' مین فار پیس

<u>Men For Peace</u>''

یہ تنظیم ابھی کھل کر کام نہیں کر رہی تھی۔ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ چونکہ یہ لوگ کافریکہ میں سالوں سال گزار کر آئے ہیں اس لئے کافریکہ کی بدمعاشیوں اور مکاریوں سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ایک طرف کافریکہ مسلم ممالک سے اپنی دوستی کے راگ الاپتا ہے اور دوسری طرف آستین کا سانپ بن کر ان ہی دوستوں کو تباہ برباد کر دیتا ہے اور پوری یہودی لابی اُن کے ساتھ ہے۔

کافریکہ کی دوستی کے دوہرے معیار کا یہ رویہ صرف مسلمانوں کیلئے ہی ہے۔ غیر مسلموں کیلئے وہ اپنا سب کچھ

نچھاور کر دیتا ہے اور اُن کے مفادات کی نگرانی میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھتا۔ MFP کے دوسرے مقاصد میں ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ کس طرح اقوام عالم کو اندر ہی اندر کافریکہ کے مظالم سے آ گاہی کرائی جائے۔؟ کیونکہ کافریکہ کی اینٹی اسلام پالیسیوں کی وجہ سے دنیا دو بڑے گروپوں میں تقسیم ہو رہی ہے اور یہ ٹھیک نہیں ہے یعنی اسلامی مما لک ایک طرف اور کافریکہ اور اس کے حواری دوسری طرف ......اور یہ چیز دنیا میں ایک عرصے سے قائم اتحاد کو ختم کرتی جا رہی ہے۔ جس سے ہر وقت دہشت گردی جیسے حالات پھل پھول رہے ہیں۔ کاروباری حالات خراب ہوتے جار ہے ہیں کیونکہ اب ایشائی مما لک کافریکہ اور اس کے حواریوں کے ساتھ اپنا کاروبار کم کرتے جا رہے ہیں۔ایک دوسرے مما لک میں سفر کم ہوتا جا رہا ہے۔

عیسائی مما لک میں مسلمانوں کی زندگیاں اور اسلامی مما لک میں صدیوں سے بسنے والے عیسائی اپنی زندگیوں کو غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں اور ان سارے حالات کی جڑ کافریکہ کی وہ پالیسیاں ہیں کہ جس کے تحت وہ اپنے آپ کو سپر پاور منوا کر پوری دنیا میں راج کرنا چاہتا ہے ۔ اس کی اس خواہش میں واحد رکاوٹ وہ اسلامی مما لک ہیں جو اپنی انا اور خود داری میں سوائے اللہ کے کسی اور کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکتے۔ نیز اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے اور یہی چیز کافریکہ کیلئے نا قابل قبول ہے۔ اپنی طاقت کے نشے میں وہ اپنے آگے آنے والی ہر چیز کو ملیا میٹ کر دینا چاہتا ہے اور ایسا کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتا۔

ایم ایف پی چاہتی ہے کہ دنیا میں امن کا بول بالا ہو۔ لوگ لسانی ، مذہبی اور علاقائی حدود سے ماورا ہو کر اتحاد اور یگانگت کے ساتھ رہیں۔ بہر حال MFP کے جہاں دوسرے ونگ کام کر رہے ہیں وہاں ایک ونگ ''سبق سکھاؤ ونگ'' یعنی SKW کام کر رہا ہے ۔جس کی سر پرستی ڈاکٹر جبران خود کر رہے ہیں ۔جس کا ماٹو ہے کہ ''لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے ۔'' یعنی کافریکہ کو سبق کھانا پڑے گا اور امن کا بھولا ہوا سبق یاد کرانا پڑے گا۔ SKW مختلف تجربات کرتا رہتا ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں جدید لیبارٹریز قائم ہیں جو انتہائی خفیہ طریقے سے کام کر رہی ہیں۔ ایک ہی سائنٹیفک تجربہ مختلف لیبارٹریوں میں ہوتا ہے۔ تا کہ اگر کسی طرح سے لیب کے مقامات کا کافریکہ یا اس کے حواریوں کو پتہ چل جائے تو لیب کو فوراً تباہ کر دیا جائے تا کہ دوسری لیبز میں کام جاری رہے۔ آج کل SKW ایک بہت اہم تجربے پر کام کر رہا ہے۔ جس کے لئے جبران کو دن رات کٹھن کام کرنا پڑ رہا ہے۔

جبران اپنے بستر میں لیٹے لیٹے اپنے کمپیوٹر روبوٹ کو کہ جس کا نام انہوں نے سنی رکھا ہے، مخاطب ہوتے ہیں ۔ ''اے سنی...... کیا ہوا چپ کیوں ہوگئے ہو......؟''

سنی چپ ہے۔

وہ اٹھ کر باتھ روم جاتے ہوئے پھر اسے مخاطب کرتے ہیں۔

''یار سنی۔ اتنی بے رخی اچھی نہیں ہوتی۔تم تو ناراض ہونے میں انسانوں سے بھی بڑھ گئے ہو۔'' سنی ان کی بات کو دھراتا ہے۔

''یار سنی۔ اتنی بے رخی اچھی نہیں ہوتی۔ یار سنی اتنی بے رخی اچھی نہیں ہوتی۔'' پھر سنی قہقہ لگاتا ہے۔

اتنے میں جبران باتھ روم سے نکل کر آتا ہے ۔ اس کے ہاتھ میں تولیہ ہے جو وہ سنی کے اوپر پھینک دیتا ہے۔اب جبران ہنستا ہے اور کہتا ہے۔

''میرا خیال ہے اب تم تھوڑی دیر کیلئے سو جاؤ۔ بہت جھک مارلی۔''

تولیہ کے نیچے سے سنی پکارتا ہے۔

''جبران صاحب۔ میرا سانس گھٹ رہا ہے۔ بے چینی ہورہی ہے۔ خدارا میرے اوپر سے تولیہ اٹھائیں۔ ایسا لگتا ہے کہ فلک میرے اوپر گر گیا ہے۔''

جبران قہقہ لگاتا ہے۔ ''اب میری باری ہے قہقہ لگانے کی۔تم بڑی میری نقل اتار رہے تھے۔اب اتارو نقل۔''

''سوری بابا جی۔'' سنی کہتا ہے۔

''اب نہیں اتاروں گا آپ کی نقل۔ آپ مہا شکتی مہان ہیں اور ویسے بھی میرے تخلیق کار ہیں۔اگر میں نے آپ کو ناراض کر دیا تو آپ میری پروگرامنگ میں گڑ بڑ کر دیں گے۔''

''ابے چپ!'' جبران اس کے اوپر سے تولیہ اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں۔

''کوئی بھی خالق اپنی تخلیق کو خراب نہیں کرنا چاہتا بلکہ اس میں ہر لمحہ بہتری ہی کی کوشش کرتا ہے۔تم میرا مطلب سمجھ رہے ہونا......''

سنی ہکلاتے ہوئے۔''جی...... ج ......جی سر یعنی آپ اب میری زیادہ بولنے کی عادت کو ختم کریں گے۔''

'' سمجھدار ہو ۔'' جبران نے تصدیق کی۔ جبران اب سنی کو پکڑے ساتھ والے کمرے میں جاتے ہیں۔

''چلو بھئی۔اب تھوڑا کام بھی کر لیں بہت باتیں ہوگئیں۔''

پھر ٹائم دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔

''اور ہاں ساڑے تین بجنے والے ہیں ۔ فیوجیٹن ڈی سی سے عمران کا بہت ضروری فون آنے والا ہے۔''

جبران دروازہ کھول کر ساتھ والے کمرے میں داخل ہوتے ہیں جو کہ ایک بہت بڑی کمپیوٹر لیب ہے ۔ اس وقت کافی لوگ کمپیوٹرز پر بیٹھے اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہیں۔ ایک کمپیوٹر سے ایک نوجوان جو ان کا پرسنل اسسٹنٹ سعید ہے، اٹھ کر جبران کے پاس آتا ہے۔

’’ سر۔عمران صاحب نے بہت ضروری بات کرنی ہے وہ ابھی بھی آن لائن ہیں۔‘‘

’’ہاں مجھے پتہ ہے۔سنی نے اٹھتے ہی مجھے بتا دیا تھا۔‘‘ جبران اپنی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہتے ہیں۔

’’ تم جاؤ میں اُن سے خود ہی بات کرتا ہوں۔‘‘ جبران سعید کو بھیج دیتے ہیں۔جبران کمپیوٹر کا کی بورڈ پکڑتے ہیں اورسکرین پرنظریں جماتے ہیں۔تھوڑی دیر کے بعد نیٹ میٹنگ میں عمران آجاتا ہے۔

عمران نیٹ میٹنگ سے بولتا ہے۔’’ یار جبران بہت بڑی خبر اور بہت خطرناک بھی......‘‘

جبران ہیڈ فون کان کو لگاتے ہوئے۔’’ یار بولو بھی کیا ایمرجنسی لگا رکھی ہے۔‘‘

عمران جبران کو کافریکہ کے’ آپریشن گیٹ یونیورلیس‘ کے بارے بتاتا ہے۔ جبران بڑی توجہ سے سن رہے ہیں اور ساتھ ہی اُن کے تیور بدلتے جارہے ہیں۔

سنی کہتا ہے۔’’ جبران صاحب کیا بات ہے اب آپ چپ ہوگئے ہیں۔؟‘‘

جبران آگے ہاتھ بڑھا کر سنی کو آف کر دیتا ہے اور پھرنیٹ میٹنگ سے عمران کی باتیں سننے میں لگ جاتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد جبران نیٹ میٹنگ ختم کرتا ہے۔ چہرے سے کافی پریشانی جھلک رہی ہے۔ پھر دوبارہ کمپیوٹر آن کرتا ہے۔ ہیڈ فون کانوں کو لگاتا ہے اور کی بورڈ پر کچھ کمانڈ دیتا ہے۔تھوڑی دیر کے بعد سکرین پر عمران ظاہر ہوتا ہے۔

’’ کیا بات ہے جبران صاحب! میٹنگ بند کیوں کردی تھی اور ساتھ ہی آپ نے کمپیوٹر بھی آف کر دیا......؟‘‘ عمران نیٹ میٹنگ سے اپنی حیرانگی کا اظہار کرتا ہے۔

’’ یارعمران کافریکیوں کے اس نئے ظالم اورلعنتی ’ آپریشن گیٹ یونیورس‘ نے مجھے کچھ لمحات کے لئے پریشان سا کر دیا تھا۔لیکن اب میں ٹھیک ہوں......‘‘ جبران ایک ٹھنڈی آہ بھر کر کہتا ہے۔

’’ آپ کی بلیک ہیلمیٹ کی ایجاد کہاں تک پہنچی ہے۔ جبران صاحب......؟‘‘ عمران پوچھتا ہے۔

’’ کافی کامیابی حاصل کرلی ہے۔بس کانٹ چھانٹ رہ گئی ہیں اور ایک مسئلہ اس ہیلمیٹ کوری چارجنگ کا بھی ہے۔لیکن بفضل خدا جلد ہی یہ رکاوٹ بھی دور کر لوں گا، پھر بتاؤں گا ان گوروں کو کہ ہمارا آپریشن ان کے آپریشن کے مقابلے میں کتنا خطرناک ہے۔‘‘

’’ بیسٹ آف لک۔ جبران صاحب۔ہمیں آپ سے بہت امیدیں ہیں۔ ایک اللہ کے بعد آپ ہی ہماری امیدوں کی کرن رہ گئے ہیں۔ وگرنہ یہ امت مسلمہ تو صدیوں تک ان گوروں کی غلامی کیلئے بالکل تیار بیٹھی ہے۔‘‘ عمران نے اپنی پریشانی ظاہر کی۔

’’نہیں نہیں ...... وہ وقت کبھی نہیں آئے گا۔ انشاء اللہ۔‘‘ جبران نے اپنے عزم کا اظہار کیا۔

Thank You for previewing this eBook

You can read the full version of this eBook in different formats:

- HTML (Free /Available to everyone)
- PDF / TXT (Available to V.I.P. members. Free Standard members can access up to 5 PDF/TXT eBooks per month each month)
- Epub & Mobipocket (Exclusive to V.I.P. members)

To download this full book, simply select the format you desire below